غیر مسلم ناشرین جو غیر اسلامی مطبوعات میں سے اسلامی الفاظ [اصطلاحات] نکال دینے میں ناکام رہتے ہیں۔ پرنٹنگ لائسنسوں سے محروم ہوسکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں بائبل کے علاوہ دوسری مسیحی مطبوعات کا حصول بھی مشکل ہوجائے گا۔

یہ قانون مرکزی اسمبلی میں بحث و مباحثہ کے بغیر منظور ہوا تھا۔ اس کے مطابق کسی بھی ملائشیائی کو بھاری جرمانہ (یا دو سال قید) کی سزا دی جاسکتی ہے جو اپنے ہم وطن ملائشیائی کو غیر اسلامی مذہبی لٹریچر بھیجنے کا مرتکب ہوگا۔

جوہور بہارو میں مقامی چرچ رہنما ریاست کے ارباب حل و عقد پر زور دے رہے ہیں کہ وہ نئے قانون کو نافذ نہ کریں۔ مسلمانوں کا کہنا ہے کہ مبشّرین اپنے مسیحی لٹریچر میں "اللہ" جیسے الفاظ جان بوجھ کر استعمال کر کے مقامی مسلمانوں کو الجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایسے الفاظ کا استعمال تبشیری مقاصد کے لیے کیا جارہا ہے۔ (بہ شکریہ ماہنامہ "فوکس" - لیسٹر)

یورپ / امریکہ

ریاست ہائے امریکہ: امریکیوں کا مذہبی لگاؤ جاننے کی ایک کوشش

[ماہنامہ فوکس (لیسٹر) نے اپنے ایک حالیہ شمارے میں Christian Today کے حوالے سے ایک کتاب ?What Americans Believe (امریکیوں کی مذہبی سوچ کیا ہے؟) کا حاصلِ مطالعہ پیش کیا ہے۔ ذیل میں اس کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔ مدیر]

جارج بَینا کی تالیف "امریکیوں کی مذہبی سوچ کیا ہے؟" ایک ہزار افراد کے افکار و خیالات کے ٹیلی فون سروے کا نتیجہ ہے یہ سروے ۱۹۹۱ء کے آغاز میں کیا گیا تھا یہ کتاب امریکی آبادی کی آرزوؤں، خوف اور فلسفیانہ تضادات کی بڑی واضح اور صاف تصویر پیش کرتی ہے۔

کتاب سے جو تصویر اُبھر کر سامنے آتی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکی ایک ایسی قوم ہیں جو اپنے آپ کو "خدا خوف" اور "مسیحی" سمجھتی ہے مگر یہ اس امر پر باہم متفق نہیں کہ مسیحی ہونے سے کیا مراد ہے حتیٰ کہ اس کے کچھ افراد دین کے بعض بنیادی عقائد کو رد کرتے ہیں۔ سروے پر مبنی جو عمومی نتائج نکالے گئے ہیں۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

—— امریکیوں کو مذہب سے دلچسپی ہے مگر ایک بڑی تعداد کے لیے مذہب کو زندگی میں مرکزی مقام حاصل نہیں۔

—— خاندانی نظام جو ٹوٹ پھوٹ چکا تھا، دوبارہ واپس آرہاہے اور لوگ خاندانی مصروفیات کے لیے زیادہ

وقت نکالنا چاہتے ہیں۔
—— مسیحیت کے متبادل World Views کو مقبولیت حاصل ہو رہی ہے اور چرچ جو کچھ سکھاتے ہیں، لوگوں کے خیال میں اس کا بڑا حصہ جھوٹ پر مبنی ہے یا غیر ضروری ہے۔
—— لوگ کامیابی کو مال واسباب کے حوالے سے کم اور غیر مرئی امداد کے حوالے سے زیادہ دیکھتے ہیں۔
—— رنگ و نسل اور زبان و مذہب کی بڑھتی ہوئی رنگا رنگی اور سیکولر ماحول میں مقامی چرچوں کا مستقبل تابناک نہیں۔

مندرجہ بالا عمومی نتائج جن Findings پر مبنی ہیں، ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔
—— ۶۶ فیصد آبادی کو اس امر سے اتفاق ہے کہ "امریکی ایک مسیحی قوم ہے۔"
—— ۸۳ فیصد آبادی کا اتفاق ہے کہ "لوگ بنیادی طور پر اچھے ہیں۔"
—— ۶۳ فیصد کا کہنا ہے کہ "شیطان کوئی زندہ مخلوق نہیں بلکہ بدی کی علامت ہے۔" (۴۷ فیصد انجیل کی اشاعت کرنے والے اس سے اتفاق کرتے ہیں۔)
—— سروے میں شامل لوگوں میں سے ۶۴ فیصد اتفاق کرتے ہیں کہ "مسیحی، یہودی، مسلمان، بدھسٹ اور دوسرے مذاہب کے لوگ ایک ہی خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ خدا کے لیے مختلف نام استعمال کرتے ہیں۔" (۴۶ فیصد انجیل کی اشاعت کرنے والوں کا اس بیان سے اتفاق ہے۔)
تفصیلی جدولوں سے معلوم ہوتا ہے کہ چرچ جانے والے اور چرچ نہ جانے والے مقامی چرچ کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ جدول یہ بھی بتاتے ہیں کہ گذشتہ ایک سال میں کتنے فیصد مسیحیوں نے مسیحی نشریات سنی ہیں، فلمیں دیکھی ہیں اور کتب و جرائد کا مطالعہ کیا ہے۔ جدولوں سے واضح ہوتا ہے کہ مسیحی کس قدر زیادہ یا کم بائبل پڑھتے ہیں۔ (سروے میں شامل مسیحیوں میں سے ۴۴ فیصد نے کہا کہ وہ کسی ہفتے میں ایک بار بھی بائبل نہیں پڑھتے۔)
کتاب کی از حد حیران کن Findings میں سے ایک یہ ہے کہ سروے میں شامل لوگوں کی بڑی تعداد اس بیان سے اتفاق کرتی ہے کہ "ایسی کوئی چیز نہیں ہے جسے کامل سچائی کہا جا سکے۔ مختلف لوگ باہم متضاد انداز سے بیان کرتے ہیں کہ سچائی کیا ہے مگر اس کے باوجود وہ سب صحیح ہو سکتے ہیں۔" اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ انجیل کی بشارت دینے والوں کی نسبت کیتھولک اور عام پروٹسٹنٹ اس بیان سے اتفاق کریں مگر ۵۳ فیصد انجیلی بھی اتفاق کرتے ہیں کہ ایسی کوئی "شے" نہیں جسے کامل سچائی کہا جا سکے۔ یہ Findings یقیناً اپنے سامعین کے بارے میں بہت سے مسیحی

رہنماؤں کے مفروضات کے اُلٹ ہیں اور ان سے ہر اُس "چوپان" (Pastor) کے دل میں خوف پیدا ہونا چاہیے جو اگلے اتوار کے وعظ کو اس مفروضہ مشترکہ عقیدے پر مبنی رکھنا چاہتا ہے کہ یہاں درست اور نادرست بہت واضح ہے۔

برطانیہ: چرچ آف انگلینڈ کی طرف سے پہلے پاکستانی قسیس کا تقرّر

بریڈفورڈ (انگلستان) کی آبادی کا تقریباً تین چوتھائی حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ ان کی اکثریت کا تعلق برصغیر سے ہے۔ ایک وقت یہاں کے لارڈ میئر بھی پاکستان نژاد تھے۔ بریڈفورڈ میں پاکستان سے تعلق رکھنے والے مسیحی بھی آباد ہیں۔ حال ہی میں چرچ آف انگلینڈ نے یہاں ایک پاکستانی ریورنڈ جیفری پیٹرز کا تقرر بطور قسیس کیا ہے۔ ریورنڈ پیٹرز کا تعلق پشاور سے ہے۔ وہ دس سال پہلے انگلستان گئے تھے۔ انگلستان جانے سے پہلے وہ ایک ڈپلومیٹ تھے۔

ریورنڈ جیفری نے اپنے تقرر کے بعد کہا کہ "میں یہاں اپنے لوگوں کی خدمت کے لیے آیا ہوں، جو پاکستانی ہیں۔ میں مختلف ثقافتوں اور مذہبوں کے درمیان رابطہ پیدا کرنا چاہتا ہوں۔ میں کسی کو مسیحی بنانے یہاں نہیں آیا کیوں کہ میں مبشّر نہیں ہوں۔" (روزنامہ دی نیوز، راولپنڈی - ۳ اگست ۱۹۹۲ء)

متفرّق

بحیرہ مردار کے قدیم مخطوطات پر جدید "تحقیق"

تقریباً نصف صدی قبل چالیس اور پچاس کے عشروں میں بحیرہ مردار کے قریب غاروں میں بائبل کے جو مخطوطات حاصل ہوئے تھے، ان کے بارے میں محققین کی رائے ہے کہ یہ ۲۰۰ ق۔م اور ۵۰ عیسوی کے درمیان لکھے گئے تھے۔ مخطوطات بیت المقدس میں مختلف قوموں کے منتخب اہل علم کی تحویل میں رکھے گئے ہیں۔ ان سے استفادہ اور ان پر تحقیق از حد محدود رہی ہے۔ کیلی فورنیا کے بعض اہل علم نے ستمبر ۱۹۹۱ء میں اس بات کا اعلان کیا تھا کہ ان مخطوطات پر منتخب علماء کی اجارہ داری توڑ دی جائے گی۔ بعض ماہرین کی رائے میں مخطوطات کو عام اہل تحقیق سے چھپائے رکھنا اور وسیع طبقے کے